سلسلہ اشاعت امامیہ مشن پاکستان رجسٹرڈ نمبر ۹۷

امام حسینؑ کی تعلیمات

از قلم

فاضل جلیل عماد الکلام مولانا سید مرتضیٰ حسین صاحب قبلہ
صدر الافاضل

قیمت ۲ آنے

امامیہ مشن پاکستان

کے سلسلہ اشاعت کا ایک اور انمول کتابچہ "امام حسینؑ کی تعلیمات" آپ کے پیش نظر ہے جو امسال محرم ۱۳۸۰ھ کی رعایت سے شائع کیا جا رہا ہے۔

حضرت مولانا سید مرتضیٰ حسینؑ صاحب ملت جعفریہ کے ایک نہایت ذمہ دار اہل قلم ہیں ہمارے لیے یہ امر باعث صد فخر و انبساط ہے کہ ممدوح نے امامیہ مشن پاکستان کو زیر نظر کتابچہ اشاعت کے لیے مرحمت فرمایا ہے۔ کارکنان مشن آپکی اس بے لوث عنایت کے لیے سپاس گذار ہیں۔

افراد ملت کی خدمت میں درخواست ہے کہ حسینیت کی نشر و اشاعت کے لیے واقعۂ کربلا سے متعلق لٹریچر اپنے حلقہ اثر میں مفت تقسیم کریں۔ اس صورت میں مرسلہ عطیہ سے دوگنی قیمت کا لٹریچر بھیجا جاتا ہے۔ عاشقان حسینؑ مظلوم سے توقع ہے کہ وہ اپنے امام کے خون ناحق کی نشر و اشاعت کے سلسلہ میں اس آسان صورت پر لبیک کہیں گے۔

والسلام

جنرل سیکرٹری

امامیہ مشن پاکستان

لاہور ۲

جولائی ۱۹۶۰ء

امام حسینؑ کے تعلیمات

کسی معلم کے تعلیمات کا جائزہ لینے کے لیے ضروری ہوتا ہے کہ اس کے ذہنی رجحانات، تعلیم کا مقصد، تعلیمات کی اہمیت، نتائج تعلیم کی افادیت پیش نظر رکھنے کے لیے ان مسائل پر بحث کی جائے۔ اس پس منظر کے بعد تعلیمات و اسباق پھر ان کے تفصیلات قلمبند ہوں۔ لیکن امام حسین علیہ السلام کی شخصیت اپنے جزئیات کے ساتھ اس قدر واضح ہے کہ اگر یہ باب چھوڑ بھی دیے جائیں جب بھی بات کہنے میں کوئی مشکل اور مقصد سمجھنے میں کوئی دشواری نہیں ہوگی۔

امام حسین علیہ السلام مسلمانوں کے مسلّم الثبوت رہنما اور انسانیت کے متفق علیہ رہبر ہیں۔ آپ خدا کی طرف سے امامت کے درجہ پر فائز اور رسول اللہؐ کی طرف سے حفاظت اسلام کے ذمہ دار تھے۔ ولادت سے وفات تک آپ کی مبارک زندگی حیرت انگیز رہی، حضرت پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آغوش فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کا سایۂ عاطفت، امیر المومنین علی بن ابی طالب علیہ السلام کی حفاظت، امام حسنؑ روحی لہ الفداء کی حمایت ضمنی ماحول اور اپنے سوچنے سمجھنے کے لیے ضمنی گہوارۂ تربیت و نشو و نما تھا۔

حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے ماحول سے نتائج اخذ کرنا معلوم کرنا عام مورّخ، عام سوانح نگار، اور عمومی تصنیف کے لیے کتنا ہی مفید ہو لیکن سمجھانے پہچانے افراد کے واسطے بہت زیادہ سود مند نہیں۔ یونہی امام حسینؑ

علیہ السلام کے تعلیمات کا تذکرہ کرتے ہوئے یہ طویل بحث نظر انداز کرنا ہی بہتر ہے ہاں صرف قاری کے ذہن کو معلومہ عظمت یاد دلانے کے لیے یہ کہہ دیا جائے کہ رسول مقبولؐ کی ہجرت دبے وطنی کے تیسرے سال سیدہ عالمیہ فاطمہ زہراؑ صلوات اللہ علیہا کے یہاں امام حسین علیہ السلام متولد ہوئے۔ اس سے پہلے امام حسنؑ کی ولادت ہو چکی تھی اس لیے دوسرے صاحبزادے کی ولادت مسرت در مسرت کا باعث ہوئی۔ رسول مقبولؐ کے لیے دوہری عید، امیر المومنین علی بن ابی طالبؑ کے واسطے ناقابل بیان خوشی تھی۔ سیدہؑ کے دونوں فرزندوں نے دشمنوں کی زبان بندی کر دی۔ جو لوگ رسولؐ کو بے اولاد کہتے تھے انھیں قیامت تک رسوائی اٹھانا پڑی۔ اور سورۂ انا اعطیناک الکوثر کی تفسیر ہو گئی۔

سات برس تک امام حسین علیہ السلام بھرے پرے گھر اور حضرت رسالتمآبؐ کی آغوش مبارک و سایہ عالی میں پرورش پاتے رہے معصوم ماں باپ کا معصوم فرزند فخر عصمت نانا کے لیے اعجاز تھا۔ وہ رسولِ عظیمؐ جس نے جاہل عربوں کو خلق و علم پاک نفسی و بلند نگاہی بخشی اس کے بچوں کی بصیرت کوئی کیا بتا سکتا ہے۔ جبریل امینؑ قرآن لاتے تھے، نانا تفسیر بیان کرتے تھے، بابا عمل کرتے تھے، مادرِ گرامی صبح سے شام تک اسلام و تعلیمات اسلام کا تذکرہ کرتی تھیں۔ بچپن کا یہ عالم تھا کہ امام حسنؑ کے لیے لوگ کہتے ہیں، "اس کمسنی میں لوح محفوظ پر نظر ہے"۔ امام حسینؑ کو "حسین مِنّی وَ اَنَا مِنَ الحسین"، کہا جا رہا تھا۔

سنہ ۱۱ھ صفر کے مہینے میں آپ کی عمر مبارک چھ سال سات ماہ (تقریباً سات سال) کی تھی۔ زمین و آسمان کا زلزلہ، مکہ و مدینہ کا کہرام، گھر کا طوفانِ غم آنکھوں سے

دیکھا، رسولِ خدا ﷺ کے کلمہ گو حضرات کے تیور، دنیا وی معاملات میں لوگوں کی دلچسپی مقصد تبلیغ کا نتیجہ دیکھا۔ بھرے شہر میں نبیِ اعظم ﷺ کے عمل و علم کے پرستار گوناگوں مصروفیتوں میں الجھے ہوئے تھے، تھوڑے سے مسلمان غسل و کفن سے لے کر دفن تک شریک تھے۔

۳ھ سے ۱۱ھ کا زمانہ جنگ و جہاد، تبلیغ و سفارت، فتوحات و اشاعتِ اسلام کا زمانہ تھا، امام حسین علیہ السلام نے نانا کی زندگی کا مصروف ترین دور دیکھا، مسلمانوں نے یہود و نصاریٰ، مشرکین، ابوجہل، ابولہب، عکرمہ، ابوسفیان، جیسے خطرناک دشمنوں سے رسول مقبول ﷺ کا سلوک، معاہدات کی شرطیں، سفارتوں کے خطوط دیکھے ہیں، ہر مورخ جانتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی طاقت کے مظاہرے کی کوشش نہیں کی، انھوں نے جھک کر بات چیت کرنے میں تامل نہیں فرمایا۔ اگر دشمنوں نے کہا کہ تحریر صلح نامہ حدیبیہ سے "رسول اللہ" کا لفظ نکال دو تو آپ راضی ہو گئے انھوں نے "بسم اللہ الرحمٰن الرحیم" کو نہ لکھنے پر اصرار کیا۔ آپ نے ضد نہ کی، کیونکہ لفظوں کے بدلنے سے مقصد نہیں بدلتا، رسالت کا منصب لکھنے اور ماننے پر موقوف نہیں، نبوت و امامت نہ کہنے سے ملتی ہے نہ چپ رہنے سے چھنتی ہے۔

ایں سعادت بزورِ بازو نیست

حضرت امیر المومنین علیہ السلام کا دور دیکھا، سکوت، پھر صلاح و مشورہ پھر حکومت، اس کے بعد جہاد و شہادت ــــ سب مناظر آنکھوں کے

سامنے سے گزرے۔

امام حسنؑ کی خلافتِ ظاہری کے وقت آپ کی عمرِ مبارک ۳۷ برس کی تھی۔ دنیا نشیب و فراز دیکھ چکی تھی۔ آلِ محمدؐ کا طریقۂ عمل سب کے سامنے تھا۔ صحابہ و تابعین کے بقیہ افراد دین کی لاوارثی دیکھ رہے تھے۔ امام حسین علیہ السلام اس وقت نواسۂ رسول، حافظِ اسوۂ علیؑ و حسنؑ، محافظِ دین، حامیٔ امن و صداقت، منارۂ روشنی و عظمت تھے۔ یزید روحِ جاہ و جلال کا فریفتہ، اسلامی صداقت و تعلیمات کا باغی، سنت و سیرتِ رسولؐ کا مذاق اڑانا حسینؑ کے لیے ناقابلِ برداشت تھا، سلطانِ دمشق جاہلیت کے روایات کا حامل تھا۔ اور فرزندِ نبیؐ ایمان کا حامی، مکے میں حاجیوں، اور مدینے میں مسلمانوں نے نواسۂ رسولؐ کی خدا پرستی دیکھی اور ساری دنیا جانتی تھی کہ غریبوں کا آسرا ایمان و اسلام کا سہارا صرف حسینؑ ہے۔ ان کے بھائی نے حکومت کے تاجدار کو حق پرستی کے اصول بتائے تھے مگر وہ نہ مانا۔ حسینؑ اب تک سیرتِ رسولؐ کی تبلیغ کرتے رہے مگر یزید کی جرأت یہاں تک بڑھ چکی تھی کہ وہ انھیں اپنا تابعدار بنانا چاہتا تھا۔ اس نے بیعت طلب کر لی۔ یہ جرأت نہیں بے حیائی تھی۔ اس بے حیائی کے پردہ میں ایک تاریخ تھی۔ جوش ملیح آبادی نے کہا ہے ؎

کیسے کوئی عزیز روایات چھوڑ دے
کچھ کھیل ہے کہ کہنہ حکایات چھوڑ دے

گھٹی میں مِلتے ہو مِل، وہ خیالات چھوڑ دے

ماں کا مزاج، باپ کے عادات چھوڑ دے

کس جی سے کوئی رشتۂ اوہام توڑ دے

ورثے میں جو ملے ہیں وہ اصنام توڑ دے

امام حسین علیہ السلام اس نزاکت کے ساتھ ساتھ اپنے فرائض سے باخبر تھے، وہ تعلیماتِ اسلام کے مقابلے میں ذاتی سلامتی اور شخصی عظمت کو ٹھکرانے کے لیے کھڑے ہو گئے۔

تکلیفِ رشد و کاہشِ تبلیغ الاماں

یہ دائرہ ہے، دائرۂ مرگِ ناگہاں

پیہم یہاں سروں پہ کڑکتی ہیں بجلیاں

بارِ الم سے بولنے لگتے ہیں استخواں

ہر گام پر حیات کے چہرے کو فق کرے

مرنا جو چاہتا ہو وہ اعلانِ حق کرے

فرزندِ رسول کھڑے ہو گئے، انھوں نے اعلانِ حق کر دیا۔ یزید کی بیعت سے انکارِ امام حسینؑ کا پہلا اعلان، پہلا سبق اور پہلا اقدام تھا۔

رنگ اڑ گیا حکومتِ بدعت شعار کا

عزمِ حسینؑ، عزم تھا پروردگار کا

یہ اقدام تعلیماتِ اسلام کی تشریح و افادیت کے اعلان کا

پیش خیمہ تھا۔

تعلیماتِ حسینؑ

اسلامی تعلیم کی روشنی میں

قرآن مجید نے پیغمبر آخر الزماں کو جہالت خیز، وبہیمیت آموز ظالم اور خونی ماحول میں حکم دیا تھا۔

فَاصۡدَعۡ بِمَا تُؤۡمَرُ وَاَعۡرِضۡ عَنِ الۡمُشۡرِكِيۡنَ ﴿۹۴﴾ اِنَّا كَفَيۡنٰكَ الۡمُسۡتَهۡزِءِيۡنَ ﴿۹۵﴾

(پ ۱۴ س ۱۵)

"جس کا حکم دیا گیا ہے اس کو برملا کہہ دو، رہے یہ مشرک تو ان سے اعراض کرلو۔ ہم ہم مذاق اڑانے والے تمہارے لیے ذمہ دار ہیں۔"

"بِمَا تُؤۡمَرُ" احکام دین کے علاوہ، توحید، رسالت اور امامت و قیامت ہے۔ ان میں سب سے پہلے عظمتِ معبود، اقرار توحید اور پابندیٔ دین کا درجہ ہے۔

۱۔ رسول اللہؐ نے کلمہ شہادت کے بعد نماز پر زور دیا۔

۲۔ آپ نے ماحول کے تقاضوں، باطل کے مطالبوں کو ٹھکرانے کی تعلیم دی۔

۳۔ اکثریت کا احترام اور رسمِ عام کی رعایت، ابوجہل و ابوسفیان

کی قوت کو ہیچ سمجھ کر، مکے کے صحرا میں "لا الٰہ الا اللہ" کا نعرہ بلند کیا۔

۴۔ پتھروں کی بوچھاڑ، سب وشتم کے شور میں خود اور اپنے گنتی کے ساتھیوں کو لیے سجدے میں سر خم کیے تھے۔

۵۔ امانت، صداقت، حق گوئی، خدا پرستی کا اعلان ہر مسلمان کا فریضہ ہے۔

۶۔ جہاد سے لے کر نماز تک ہر حکم پر ایمان لانا، ہر فرمانِ خدا کی تعمیل کرنا نبی سے لے کر ہر کلمہ گو تک پر واجب ہے۔

ان حقیقتوں کو پہلے باہستگی سمجھاؤ، لوگ نہ مانیں تو ہم ٹکر سے مقابلہ کرو۔ وطن چھوڑ دو، زخمی ہو جاؤ، ساتھیوں کو قربان کر دو۔ خود جان پر کھیل جاؤ۔ مگر حکومت و دولت تو کیا، اگر چاند، سورج پر قبضہ ملے ٹھکرا دو، حفاظتِ دین کے مقابلے میں دنیا ہیچ ہے۔ تم خود کچھ نہیں تمہی موت تو حق پر جان دینے والا موت کو زندگی بخشتا ہے۔

سنہ ۶۱ھ تک یہ سبق بھلایا جا چکا تھا، امام حسین علیہ السلام نانا کے تیور لیے ہوئے اٹھے۔ اور نانا کا سبق دہرایا۔ اسلام کے تعلیمات کو یاد دلایا۔ قول و فعل، رفتار و کردار میں وہ ہم آہنگی پیش کی انسانیت سے سر جھکا کر آستانہ عصمت پر سجدۂ تعظیمی کر لیا۔

امام نے اعلان فرمایا:۔

۱۔ خدا پر یقین رکھنے والا فاسق و فاجر کی حکومت میں رہ تو سکتا ہے مگر دل پر اسے حکمران نہیں بنا سکتا۔

۲۔ آپ نے فرمایا، عزت کی موت، ذلت کی زندگی سے بدرجہا بہتر ہے۔ مگر خدا کی رضا کے لیے یہ عار بھی گوارا ہے۔

اَلْمَوْتُ خَیْرٌ مِّنْ رُکُوْبِ الْعَارِ
وَالْعَارُ اَوْلیٰ مِنْ دُخُوْلِ النَّارِ
وَاللہِ مَا ھٰذَا وَھٰذَا اَجَارِی

۳۔ آپ نے سب کو سبق دیا، کسی مادی طاقت اور کسی طاقتور انسان کے حکم کو خدائی حکم کے مقابلے میں اہمیت نہ دینا۔
اقبال نے اسی تعلیم کی داد دیتے ہوئے کہا:۔

بہرِ حق در خاک و خوں غلطیدہ است
پس بنائے "لا الٰہ" گردیدہ است

اور خواجہ معین الدینؒ نے فرمایا:۔

شاہ است حسینؑ، بادشاہ است حسینؑ
دین است حسینؑ، دیں پناہ است حسینؑ
سرداد و نداد دست در دستِ یزید
حقا کہ بنائے لا الٰہ است حسینؑ

حد یہ ہے کہ جوش جیسا منکرِ خدا بھی سید الشہداءؑ سے خدا کا سراغ حاصل کرتا ہے:۔

ہاں وہ حسینؑ جس کا ابد آشنا ثبات
کہتا ہے گاہ گاہ حکیموں سے بھی یہ بات
یعنی درونِ پردۂ صد رنگ کائنات
اک کارساز ذہن ہے اک ذی شعور ذات
سجدوں سے کھینچتا ہے جو مسجود کی طرف
تہا جو اک اشارہ ہے معبود کی طرف

ان لوگوں نے واضح طور پہ سمجھا دیا ہے کہ "یزید" کی حکومت کو صحیح ماننا "لا الٰہ الا اللہ" سے انکار کرنا ہے۔

۴- نہم محرم کو ایک شب کی مہلت مانگ کر دنیا کو تعلیم دی کہ یادِ خدا میں شب بیداری انسان کی آخری تمنا ہونا چاہیئے پھر صبح کو موت سے مقابلہ کرنے کے باوجود ظہر کی نماز میں اہتمام فرما کر سبق دیا کہ دیکھو نماز سے غافل نہ ہونا، اور عصر کے وقت آخری سجدہ کر کے معراجِ مومن کی انتہا بتا دی۔

۵- آپ نے اپنے ساتھیوں کی قربانی پیش کر کے بتایا کہ دین پر یوں قربانیاں دی جاتی ہیں۔

۶- حرؔ کو پانی پلا کر بتایا کہ ہمدردی و انسان دوستی کے لیے اپنا عزیز ترین سرمایۂ حیات بھی دوسرے کی اخلاقی ہمدردی میں پیارا نہ رکھو۔

۷- آپ نے عورتوں کو میدان میں آنے سے روکا جب

تک زندہ رہے، بی بیوں کے پردہ کا احترام کرکے سمجھایا کہ کسی حالت میں بھی عورت کو پردہ دری نہ کرنا چاہیئے۔

۸۔ آپ نے جناب قاسمؑ سے پوچھا تھا:۔

"بیٹا! موت کو کیا سمجھتے ہو؟"

قاسمؑ نے عرض کیا:۔

یَا عَمَّ، اَحْلٰی مِنَ الْعَسَلِ

"چچا جان! شہد سے زیادہ میٹھا"

امام حسینؑ نے بتلایا:۔

"دیکھو! بچوں اور جوانوں کو حق پر مرنے کے لیے تیار رکھو خدا کے نام پر جان دینا سکھاؤ، ان کے تصورات میں موت کو ایک شیریں خواب اور میٹھی چیز بنا دو"

سید الشہداءؑ کے تعلیمات، اسلامی احکام اور دستور ایمان کی شکل میں منضبط و جاودان ہیں۔ اور جو ان پر عمل کرے وہ بھی پائندہ و زندہ رہے گا جس کی مثال اوّل انصار و شہداء کربلا اور آج ان کے صحیح پیروکار ہیں۔

آج بھی حسینؑ مظلوم کے خون ناحق پر پردہ ڈالنے کی ناکام کوششیں جاری ہیں

کربلا کی آواز استغاثہ آج بھی فضائے عالم میں گونج رہی ہے

امام عصر عجل اللہ تعالیٰ فرجہ یقیناً اس سلسلہ میں ہمارے اقدام کے منتظر ہوں گے

اپنے مولا کے استغاثہ پر لبیک کہنا ہم سب کا فرض ہے

بنی امیہ کے ہوا خواہوں کی طرف سے کربلا کی عظیم قربانیوں پر یوں تو ابتدا ہی سے پردہ ڈالنے کی ناکام کوششیں ہوتی رہی ہیں۔ مگر اب اس زمانہ میں بھی یزید پرست افراد بے نقاب ہو کر سامنے آگئے ہیں اور انکی جد و جہد یہ ہے کہ وہ امام برحق سید الشہداء حسینؑ مظلوم کے مقابلے میں یزید ایسے فاسق و فاجر انسان کو رسول اکرمؐ کا خلیفہ برحق ثابت کرنیکی سعی نامشکور کریں۔

ہمیں ایک طرف ان افراد کو یہ اچھی طرح سمجھا دینا ہے۔ کہ بنی امیہ، بنی عباس کی قہار سلطنتیں تو اس مقصد میں کامیاب نہ ہو سکیں۔ بھلا تمہاری یہ تمنا کیونکر پوری ہو سکے گی۔ تم خواہ اپنے کو ایک مورخ کی حیثیت سے پیش کرو۔ خواہ ادب کے پردہ میں کذب و افترا کا جال پھیلاؤ۔ اب دنیا تمہارے مکر و فریب میں نہیں آسکتی۔ وہ زمانہ گذر گیا۔ جب تم نے حسینؑ مظلوم کے ماننے والوں کے خون سے گارے بنائے اور ان کو دیواروں میں زندہ چنوا دیا۔ تم خوب جانتے ہو کہ ہم اس وقت بھی اعلاء کلمۃ الحق کرتے رہے تم تھک گئے۔ مگر ہم اپنی قربانیاں پیش کرتے رہے اور کربلا کی آواز دنیا تک پہنچاتے رہے۔

ابھی دنیا کربلا کی خونچکاں داستان سے پوری طرح واقف نہیں ہے۔ ہمیں ہر بالغ و عاقل فرد تک اس عظیم ترین سانحہ کو اس کے اسباب و علل کے ساتھ پہنچانا ہے۔ تاکہ دنیا والے حقیقی وارثانِ اسلام

سے متعارف ہو کر اسلام حقیقی کے متعلق صحیح رائے قائم کر سکیں۔

اس سلسلہ میں امامیہ مشن پاکستان کی خدمت آپ سے پوشیدہ نہیں ہیں آپ کا یہ محبوب ادارہ پانچ سال سے حسینیت کی نشرو اشاعت میں مصروف ہے۔ کثیر تعداد میں لٹریچر شائع ہو چکا ہے اور ہر سال جدید لٹریچر شائع ہو رہا ہے۔

اس اہم دینی مقصد کی وسیع پیمانے پر نشرو اشاعت کے لیے مشن نے سال گذشتہ سے حسینی فنڈ کا اجرا کر رکھا ہے۔ اس فنڈ کے ذریعہ سے ہزاروں رسائل عوام الناس میں مفت تقسیم ہوئے ہیں۔ اس فنڈ میں چندہ ارسال کرنے والوں کو رقم عطیہ سے دگنی قیمت کا لٹریچر (بعد منہائی اخراجات ڈاک) اردو یا انگریزی جس زبان میں وہ چاہیں ارسال کیا جاتا ہے۔ تاکہ وہ مجالس محرم اور جلوس ہائے عزا کے ہمراہ مفت تقسیم کر سکیں۔

اپنے مظلوم امامؑ کے خون ناحق کی نشرو اشاعت کے لیے حسینی فنڈ میں اپنا عطیہ بھی جلد ارسال فرمائیے اور اپنے حلقہ اثر سے جس سے جو کچھ مل سکے وصول کر کے روانگی شروع کر دیجیے یقیناً اس خدمت کا اجر آپ کو معصومۂ عالم بتکرار احدیت سے دلوائیں گی۔ آپ کے عطایا کا اعلان ماہنامہ "پیام عمل" لاہور میں برابر ہوتا رہے گا۔ سال رواں کا حسینی فنڈ ۹ ربیع الاول تک جاری رہے گا۔ محرم کے بعد رقم وصول ہوتے ہی لٹریچر ارسال کر دیا جائے گا۔ تاکہ آپ مجالس اربعین میں مفت تقسیم کر سکیں۔

الداعی الی الخیر

جنرل سیکرٹری امامیہ مشن پاکستان

اردو بازار لاہور ۲